مکرمی ومحترمی مفتی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض ہے کہ سوال نامہ کے ساتھ ایک تحریر منسلک کررہا ہوں، اس کو ملاحظہ فرما کر درج ذیل سوالات کے جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) کیا لفظ مولیٰ یا مولانا کا استعمال علماء کے لیے بدعت و ناجائز ہے، جبکہ اس کا استعمال بوجہ ان کی علمی عظمت ومقام، بطورِ اکرام استعمال کیا جائے۔

(۲) مولیٰ یا مولانا کے معنی عربی لغت کے اعتبار سے کیا ہیں، آیا ان معانی کا استعمال صرف اللہ کے لیے ہے، دوسروں کے لیے اس کا استعمال ہوسکتا ہے یا نہیں۔

(۳) "یاایھاالذین اٰمنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا ط" سے یہ ثابت کرنا کہ، جس لفظ کے دو معنی نکلتے ہوں، اس کو استعمال کرنا صحیح نہیں، آیا مفسرین نے اس آیت کے ضمن میں ایسی کوئی قدغن لگائی ہے۔

نیز قرآن کریم میں ایسی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ ایسا لفظ استعمال کیا گیا جس کے معانی متضاد ہیں اور اس کی وجہ سے فقہی احکام بیان کرنے میں فقہائے کرام کا اختلاف بھی ہوا ہے، مثلاً: "ثلثة قروء"، اس میں "قروء" ایسا لفظ ہے جو حیض کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے اور حیض سے پاکی کے زمانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، تو سوال ہوتا ہے کہ اگر یہ غلط ہے تو اللہ نے ایسا لفظ کیوں استعمال کیا۔

(۴) اور اگر مولیٰ کا استعمال غیر اللہ کے لیے اور مولانا رومی کے لیے مولائے روم صحیح ہے تو مولیٰ علی مشکل کشا، مولا علی مدد، وغیرہ کیوں غلط ہے۔

بینوا بالبرھان توجروا عندالرحمان

المستفتی

محمد خالد عفی عنه

شادابِ شیریں جیکب لائن، کراچی

یکم/جمادی الاول ۱۴۴۳ھ

مذکورہ بالا سوال کے جواب میں دارالافتاء جامعہ عربیہ ریاض العلوم حیدرآباد سے جو جواب موصول ہوا برائے تصدیق دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ جناب حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم کو برائے تصدیق روانہ کیا گیا اس فتویٰ کے ساتھ درج ذیل خط تحریر کیا گیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم ومکرم بخدمت جناب حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ

امید قوی ہے کہ مزاجِ عالی بخیر ہونگے!

عرض یہ ہے کہ اس درخواست کے ساتھ منسلک ایک فتویٰ ہے۔ جو کہ جامعہ عربیہ ریاض العلوم (لیاقت کالونی حیدرآباد) سے حاصل کیا گیا ہے۔ جس کی تصدیق آنجناب دامت برکاتہم سے درکار ہے۔ کسی وجہ سے تصدیق کرنا مناسب نہ ہو تو دارالعلوم سے باقاعدہ فتویٰ جاری کر دیا جائے اور استفتاء بھی ہمراہ ہے اور جوابی لفافہ مع پتہ کے ہمراہ ہے۔ آخر میں دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

فقط والسلام

محمد خالد

20-05-2010

الجواب حامداً و مصلیاً

بطورِ تمہید چند باتیں سمجھ لیں:۔

۱۔ عربی زبان ایک وسیع زبان ہے، عربی زبان سے جو لوگ واقفیت رکھتے ہیں، وہ بخوبی واقف ہوں گے کہ عربی زبان میں بہت سارے ایسے الفاظ ہیں کہ ایک لفظ کے ایک سے زائد معانی ہیں اور ان تمام معانی کے لیے وہ عربی لفظ استعمال کیا جاتا ہے، موقع اور مناسبت کے اعتبار سے کسی جگہ اس کا ایک معنی مراد لے لیا اور دوسری جگہ دوسرا معنی مراد لے لیا، مثلاً: قرآن کریم میں "مالك" لفظ استعمال ہوا ہے، یہ لفظ اللہ تبارک وتعالیٰ کے

لیے استعمال ہوا، سورۃ فاتحہ میں ہے "ملك يوم الدين "اور یہی لفظ داروغۂ جہنم کے لیے بھی استعمال ہوا ہے:

(سورۃ الزخرف، آیت ۷۷) وَنَا دَوْا یا مالك لِيَقْضِ علينا رَبُّكَ.

۲۔ اسی طرح عربی زبان میں لفظ "مولیٰ"، جسکی جمع موالی آتی ہے، مختلف معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے، عربی لغات میں "مولیٰ" کے مختلف معانی لکھے گئے ہیں: پروردگار، مخلص دوست، ساتھی رفیق، حلیف، پڑوسی، آزاد کرنے والا، آقا، انعام دینے والا، انعام دیا جانے والا، آزاد کردہ غلام، باپ کی طرف سے رشتہ دار، آنے والا مہمان، داماد۔

فی القاموس المحیط: ٥٨٣/٤

المولیٰ المالک والعبد والمعتِق والمعتَق والصاحب والقریب کابن العم ونحوہ والجار والحلیف والابن والعم والنزیل والشریک وابن الاخت والولی والرب والناصر والمنعم والمنعم علیه والمحب والتابع والصهر. کذا فی مصباح اللغات ص ۹۱۳

۳۔ مولیٰ کا لفظ قرآن کریم میں مفرد اور جمع بکثرت استعمال ہوا ہے اور مختلف معانی کے لیے استعمال ہوا ہے، قرآنِ کریم میں "مولیٰ" بمعنی "پروردگار" اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہوا ہے۔

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۸۶ اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

ترجمہ: تو ہی ہمارا رب ہے، مدد کر ہماری کافروں پر۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر: ۱۵۰ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ ترجمہ: بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہے۔

اسی طرح "مَولیٰ" بمعنی "دوست" بھی قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے:۔

سورۃ التحریم آیت نمبر: ۴ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ٥

ترجمہ: اللہ ہے اس کا رفیق اور جبرئیل اور نیک بخت ایمان والے اور فرشتے اس کے پیچھے مددگار ہیں۔

اسی طرح مولیٰ بمعنی غلام کا مالک بھی قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔

سورۃ النحل آیت نمبر:۷۶ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ .

ترجمہ: اور بتائی اللہ نے ایک دوسری مثال دو مرد ہیں، ایک گونگا کچھ کام نہیں کرسکتا اور وہ بھاری ہے اپنے مالک پر جس طرف اسکو بھیجے نہ کر کے لائے کچھ بھلائی۔

اسی طرح مولیٰ بمعنی رفیق بھی قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔

سورۃ الحدید آیت نمبر:۱۵ مَأْوٰكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلٰكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

ترجمہ: تم سب کا گھر دوزخ ہے، وہی تمہاری رفیق ہے اور وہ بُرا ٹھکانہ ہے۔

خود سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کے لیے لفظ مولیٰ استعمال فرمایا ہے۔

بخاری شریف : ج۲ صفحہ ۱۰۶٤

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مولی القوم من انفسهم.

اس میں مولیٰ کا لفظ آزاد کردہ غلام کے لیے استعمال ہوا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کو "انت اخونا و مولانا" (بخاری ج۱ صفحہ ۵۲۸) کہہ کر خطاب کیا کہ آپ ہمارے بھائی اور آزاد کردہ غلام ہیں۔

قرآنی آیات و احادیث سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوگئی کہ لفظ "مولیٰ" قرآن و احادیث میں مختلف معانی کے لیے استعمال ہوا ہے، جس طرح مولیٰ بمعنی پروردگار کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوتا ہے، اسی طرح "مولیٰ" کے دوسرے معانی مراد لے کر غیر اللہ پر اطلاق بھی ہوسکتا ہے، لیکن واضح رہے مولیٰ بمعنی پروردگار کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوگا، مولیٰ بمعنی پروردگار کا اطلاق غیر اللہ پر جائز نہیں، تاہم مولیٰ کے دوسرے معانی مراد لے کر غیر اللہ پر اطلاق ہوسکتا ہے، جسکی چند مثالیں ہم نے اوپر پیش کی ہیں۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد آپ کے سوالوں کے جوابات درج ذیل ہیں:

۱۔ علماء کے لیے بطورِ احترام وعظمت مولانا (یعنی ہمارے سردار، ہمارے آقا) کا استعمال جائز ہے، اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں۔

۲۔ اس سوال کا جواب تفصیل کے ساتھ تمہید میں آچکا ہے۔

۳۔ سوال میں ذکر کردہ آیت کی تفسیر میں مفسرین تحریر فرماتے ہیں کہ اس آیت سے مسلمانوں کو ایسے الفاظ استعمال کرنے سے منع فرمایا گیا ہے کہ جن الفاظ کے دو معنی ہوں، ایک معنی صحیح ہو اور ایک معنی غلط ہو اور شریر لوگ ایسے الفاظ استعمال کر کے اس کا بُرا معنی مراد لیتے ہوں تو مسلمانوں کو ایسے الفاظ استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے، تاکہ شریر وکفار لوگوں کے ساتھ الفاظ میں بھی مشابہت نہ ہو، لیکن اس آیت سے یہ استدلال کرنا قطعاً غلط ہے کہ ایک سے زائد معانی والے الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں، بلکہ خود قرآن کریم میں ایسے الفاظ کا استعمال ہوا ہے جن کے ایک سے زائد معانی ہیں،

ان کی مثالیں ہم تمہید میں عرض کر چکے ہیں۔

فی احکام القرآن للتھانوی ۱/۵۷

وغاية مافی الآية النھی عن کلام یستعمله اھل الشریر یریدون به غیر مایریدبه غیرھم فنھی اللّٰہ تعالیٰ المسلمین عن ذلک لئلا یقتدی بھم الکفار فی اللفظ ویقصدون المعنی الفاسدفیه فیشابھا فی الظاھر.

قرآن کریم میں کچھ ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کے معنی میں تضاد ہے اور اسی وجہ سے فقہاء کرام رحمہم اللہ اجمعین میں اختلاف ہوا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو ایسے الفاظ استعمال فرماتے جن کی مراد واضح ہوتی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ کے معانی کی تعیین علماء فقہاء کے اجتہاد واستنباط کے سپرد کردی کہ اہلِ علم اپنی پوری علمی کاوش کے ذریعہ اس لفظ کے معنی متعین کریں تاکہ اہلِ علم کے لیے اللہ تعالیٰ نے جن درجات کا وعدہ کیا ہے یہ لوگ ان درجات کو پاسکیں اور ان کی فضیلت ظاہر ہو۔

فی احکام القرآن للتھانوی ۱/ ۴۵۰

لوشاء ربك لبين طريقها واوضح تحقيقها ولكنه وكل درك البيان الى اجتهاد العلماء واستنباط الفقهاء ليظهر فضل المعرفة فى الدرجات الموعود بالرفع فيها وقد اطال الخلق فيها النفس فما استضاؤ ابقبس.

۴۔ جیسا کہ تمہید میں تحریر کیا جاچکا کہ ''مولیٰ'' بمعنی پروردگار کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہوسکتا ہے، غیر اللہ پر مولیٰ بمعنی پروردگار کا اطلاق جائز نہیں، تاہم مولیٰ کے دوسرے معانی مراد لے کر غیر اللہ پر اطلاق کیا جاسکتا ہے تو چونکہ جو لوگ مولا علی مشکل کشا یا مولا علی مدد وغیرہ کہتے ہیں، وہ مولیٰ کو پروردگار کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ اگلی یا پچھلی عبارت سے پتہ چل جاتا ہے اور یہ شرک ہے، اس لیے ان الفاظ کو کہنا جائز نہیں اور جو لوگ مولائے روم کہتے ہیں، وہ مولیٰ سردار یا آقا کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، جو کہ درست معنی ہے، اس لیے مولائے روم کہنا جائز ہے۔

واللہ اعلم بالصواب
فہیم اشرف عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ عربیہ ریاض العلوم
حیدرآباد
۱-۶-۳۱ھ

الجواب صحیح
ابو سعیدان محمد عرفان عفی عنہ
یکم جمادی الثانی ۱۴۳۱ھ

الجواب صحیح
[signature]
۱-۶-۳۱ھ

[signature]
۱-۶-۳۱ھ

جواب صحیح ہے اور کسی عالم کو احتراماً مولانا کہنا بدعت نہیں، درست ہے

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۷-۶-۱۴۳۱ھ